اصلی اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ... معاونین سے ... عوام سے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و کرم سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۴۰

نظم

دل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے صفائے قادیان

(از عبد المجید طالب احمدی سوداگر چوب جہلم)

قادیانی ہوں مرا دل ہے فدائے قادیاں
میں کروں سیر جہاں کیونکر سوائے قادیاں

اس قدر غربت میں ہے شوق لقائے قادیاں
یہ ہوائیں اور گھٹائیں اور یہ رحمت کی پھوار

مہدئ موعود احمدؐ پر خدا رحمت کرے
آنکھ وہ ہے قادیاں کا جس میں ہو نقشہ جما

ساقئ بزم ازل نے کچھ سمجھکر سوچکر
قادیاں کی منزلت تیری نگاہ میں نہیں

چشم ظاہر بیں کو کیا آئیں نظر وہ رفعتیں

سر برائے قادیاں ہے جاں برائے قادیاں
ہم نفس سر میں سمائی ہے ہوائے قادیاں

روز سن لیتا ہوں دل سے ماجرائے قادیاں
جنت الفردوس ہے گویا فضائے قادیاں

جس کے پرتو سے ہوئی نشو و نمائے قادیاں
وہ زباں ہے جو رہے صرف ثنائے قادیاں

خود ہی اپنے ہاتھ سے رکھدی بنائے قادیاں
مدعی تو ہے ابھی نا آشنائے قادیاں

دل کی آنکھوں سے کوئی دیکھے صفائے قادیان

ہر دم اک میٹھا تصور ہے مرے پیش نظر
دل میں رہتا ہے کوئی شیریں ادائے قادیاں

ملکوں ملکوں اس کی شہرت دوڑتی پھرتی رہے
حشر تک یا رب رہے باقی صلائے قادیاں

احمدیت کے علم کا ہے بہت پرچم دراز
کفر پر چھا جائے گی اکدن ردائے قادیاں

قادیاں میں رہنے والو خوف طوفاں کس لئے
ہے خدائے ہر دو عالم ناخدائے قادیاں

حشر کے دن بھی نہیں اس شہر کو خوف زوال
جانشیں ہو جائیگی جنت بجائے قادیاں

قادیاں میں جا کے جو چاہے خدا سے مانگ لا
رد نہیں ہوتی کبھی اے دل دعائے قادیاں

وجد میں ہے مجھ سے طالب بوستان احمدی
میں بھی ہوں اک عندلیب خوشنوائے قادیان

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد جودی پرنٹر کے چھپا۔ شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے قادیان دار الامان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نعمت اللہ خاں شہید کے واقعہ شہادت کے متعلق لندن میں احتجاجی جلسہ

۱۷ ستمبر ۱۹۲۴ء کی شام کو ۸ بجے اسیکس ہال لندن میں ڈاکٹر ریونڈو الٹر والش کی صدارت میں ایک زبردست جلسہ **احتجاجی** منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے انگریزی زبان میں جو ابتدائی تقریر کی وہ درج ذیل ہے۔ جلسہ میں متعدد ریزولیوشن پیش ہوئے۔

خواجہ **کمال الدین** صاحب کے سپوت مسٹر نذیر احمد صاحب نے جلسہ میں بدمزگی پیدا کرنے کے لئے اپنی مخالفانہ آواز اٹھانی چاہی جس کو نہایت نفرت سے دیکھا گیا۔ اور اس کو بجز خفت اور اپنی سنگدلی اظہار اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ انی مہین من اراد اہانتک کا ایک نمونہ تہا۔ (مفصل پھر)

ایڈیٹر

حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ) کی تقریر جلسہ پروٹسٹ میں

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھو الناصر

مسٹر پریذیڈنٹ! بہنو! اور بھائیو! میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے صدمہ میں ہم سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے آپ لوگ یہ تو پڑھ چکے ہیں کہ مولوی نعمت اللہ احمدی مبلغ کو ۳۱ اگست کو کابل گورنمنٹ نے سنگسار کر دیا ہے صرف اس وجہ سے کہ اس نے احمدیت کو کیوں قبول کر لیا ہے۔ مگر میں آج آپ لوگوں کو اس واقعہ کی کیفیت اختصاراً سنانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ فعل کیسا ناروا تھا۔

مولوی نعمت اللہ خاں کابل کے پاس ایک گاؤں کے رہنے والے تھے احمدی ہونے پر ان کے دل میں یہ خیال ہوا کہ وہ اس سلسلہ کی تعلیم بھی حاصل کریں اور وہ قادیان چلے آئے جہاں وہ احمدیہ دینی کالج میں داخل ہوئے وہ ابھی کالج ہی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ کابل کے احمدیوں کی تعلیم کے لئے ان کو بھیجنا پڑا چنانچہ ۱۹۱۹ء میں وہ وہاں چلے گئے۔ اور چونکہ افغانستان میں احمدیوں کے لئے امن نہ تھا۔ مخفی طور سے اپنے بھائیوں کو سلسلہ کی تعلیم کرتے رہے اس عرصہ میں گورنمنٹ افغانستان نے کامل مذہبی آزادی کا اعلان کیا اور ہم نے سمجھا کہ اب اس علاقہ میں احمدیوں میں امن ہو گا۔ مگر اس کے پیشتر کہ وہاں کی جماعت کے لوگ علی الاعلان ظاہر کرتے مناسب سمجھا گیا کہ گورنمنٹ سے اچھی طرح دریافت کر لیں

چنانچہ جب محمود طرزی صاحب سابق سفیر مرسس کی ریاست میں افغان گورنمنٹ کا ایک مشن گورنمنٹ سے معاہدہ صلح کرنے آیا تو اس وقت میں نے ایک وفد اپنی جماعت کے لوگوں کا بھیجا تاکہ وہ ان سے دریافت کریں کہ کیا مذہبی آزادی دوسرے لوگوں کے لئے ہے یا احمدیوں کے لئے بھی ہے تو وہ لوگ جو اپنے گھر چھوڑ کر چلے آئے ہیں جو قادیان میں ہیں وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں محمود طرزی نے میرے بھیجے ہوئے وفد کو یقین دلایا کہ افغانستان میں احمدیوں کو اب کوئی تکلیف نہ ہو گی کیونکہ ظلم کا زمانہ چلا گیا ہے اور اب اس ملک میں کامل مذہبی آزادی ہے اسیطرح دوسرے ممبران وفد نے بھی یقین دلایا کہ ان لوگوں میں سے جو اپنے ملک کو چھوڑ کر قادیان آگئے ہیں ایک نوجوان نیک محمد بھی ہے جو احمدیت کے اظہار کی آزادی نہ پا کر چودہ سال کی عمر میں اپنا وطن چھوڑ کر چلا آیا تھا۔

اس نوجوان کا والد غزنی کے علاقہ تھا اور غزنی کا گورنر بھی رہا ہے۔ یہ نوجوان بھی وفد کے ساتھ تھا اس کو دیکھ کر کئی ممبران وفد کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور انہوں نے کہا کہ ایسے معزز خاندانوں کے بچے اس عمر میں اپنے عزیزوں سے جدا ہو کر دوسرے وطنوں کو جانے پر مجبور ہوں یہ بہت بڑا ظلم ہے جو ہز **مجسٹی امان اللہ خاں** کے وقت میں نہ ہو گا۔ اور ایشیائی طریق پر اپنے سینوں پر ہاتھ مار کر کہنے لگے کہ تم واپس وطن کو چلو دیکھیں تو تم لوگوں کو کون ترچھی نظر سے دیکھتا ہے اس ملاقات کے نتیجہ میں ہمارا وفد کامیاب اپنے نزدیک واپس آیا مگر مزید احتیاط کے طور پر میں نے چاہا کہ امیر افغانستان کو اپنے اعتقادات سے مطلع کر دیا جائے۔ اور ہماری امن پسند عادت سے بھی آگاہ کر دیا جائے۔ تاکہ پھر کوئی بات پیدا نہ ہو اور میں نے مولوی نعمت اللہ خاں کو ہدایت کی کہ وہ محمود طرزی صاحب سے ان کی واپسی پر ملیں اور ان سے بعض احمدیوں پر ظلم جو ہوا ہے اس کا بھی تذکرہ کریں نیز امیر کے سامنے اپنے خیالات پیش کرنے کی بھی اجازت لیں محمود طرزی صاحب نے ان احمدیوں کی تکالیف کا ازالہ تو کر دیا اور اس امر کی اجازت دی کہ جو خط امیر کے نام آئے وہ اسے غور سے پڑھیں گے۔ اس موقع پر ہمارے مبلغ نے جس طرح گورنمنٹ کے سامنے ظاہر کیا تھا پبلک پر بھی ظاہر کر دیا۔ چونکہ کابل کے بعض علاقوں سے یہ خبریں برابر آ رہی تہیں کہ احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے ان کو بے وجہ قید کر لیا جاتا ہے اور پھر ان سے روپیہ لیکر ان کو چھوڑا جاتا ہے اس کے متعلق میں نے اپنے دعوت و تبلیغ کے سکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ اس کے متعلق افغان گورنمنٹ سے خط و کتابت کریں چنانچہ انہوں نے ایک چٹھی وزیر خارجیہ افغانستان کو لکھی اور ایک جمال پاشا ترکی مشہور جرنیل کو جو سکرٹری دعوت و تبلیغ کے ذاتی طور پر واقف تھے۔ اور اس وقت افغانستان میں تھے ان سے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اس امر کے متعلق افغان گورنمنٹ سے سفارش کریں اس چٹھی کے جواب میں وزیر خارجیہ افغانستان کی ایک چٹھی ۱۹۲۱ء میں آئی جس میں لکھا ہوا تھا کہ احمدی اسی طرح اس ملک میں محفوظ ہیں جس طرح دوسرے وفادار لوگ احمدیت کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی اور اگر کوئی احمدی ایسا ہے کہ جسے مذہب کی وجہ سے تکلیف دی جاتی ہو تو اس کا نام اور پتہ لکھیں گورنمنٹ فوراً اس کی تکلیف کو دور کرے گی۔

اس کے بعد خوست کے علاقہ میں بعض احمدیوں کو تکلیف ہوئی۔ تو احمدی جماعت کی شملہ کی لوکل شاخ نے سفیر کابل متعینہ ہندوستان کو اسطرف توجہ دلائی اور ان کی معرفت ایک درخواست گورنمنٹ کابل کو بھیجی گئی جس کا جواب مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۳ء سفیر کابل کی معرفت ان کو یہ ملا کہ احمدی امن کے ساتھ افغانستان گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتے ہیں۔ ان کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔

باقی وفادار رعایا کی طرح ان کی حفاظت کی جائے گی اس خط میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ معاملہ ہز مجسٹی امیر کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور ان کے مشورہ سے یہ جواب لکھا گیا ہے۔

شملہ کی لوکل انجمن احمدیہ کی درخواست میں احمدی عقاید کا بھی تفصیلاً ذکر تھا اور گورنمنٹ افغانستان نہیں کہہ سکتی کہ ان کو پہلے احمدیوں کے عقاید کا علم نہ تھا۔

اس طرح متواتر یقین دلانے پر کابل اور اس کے گرد کے احمدی ظاہر ہو گئے علاقوں کے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

158

پہلے کی طرح مخفی ہی رہے کیونکہ گورنمنٹ افغان کا تصرف علاؤں پر ایسا نہیں کہ اس کی مرضی پر پورا عمل کیا جائے وہاں لوگ قانون اپنے ہی ہاتھ میں رکھتے ہیں اور بارہا حکام بھی لوگوں کے سامنے ملکر کمزوروں پر ظلم کر لیا کرتے ہیں۔

ہم خوش تھے کہ افغانستان میں ہمارے لئے امن ہو گیا مگر گذشتہ ۱۹۲۳ء کے آخر میں اطلاع ملی کہ دو احمدیوں کو افغان گورنمنٹ نے قید کر لیا ہے جن میں سے ایک کا بیٹا بھی ساتھ ہی قید کیا گیا ہے ان دو میں سے ایک تو جرمانہ دے دلا کر چھوٹ گیا اور بیٹا بھی چھوٹ گیا لیکن دوسرا میری قادیان سے روانگی تک قید تھا اور مجھے نہیں معلوم کہ اس کا اب کیا حال ہے۔

دوسرا جو آزاد ہو گیا تھا اس کو ایام گرفتاری میں اس قدر مارا گیا کہ وہ آزاد ہونیکے چودہ دن بعد فوت ہو گیا

شروع جولائی میں مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کو بھی حکام نے بلایا اور بیان لیا کہ وہ احمدی ہے انہوں نے حقیقت کو ظاہر کر دیا اور ان کو بیان لیکر چھوڑ دیا گیا اس کے چند دنوں کے بعد پھر گرفتار کر لیا گیا اور پھر علماء کی کونسل کے سامنے پیش کیا گیا جس نے ۱۱ اگست کو ان سے بیان لیا کہ وہ **احمد کو کیا سمجھتا ہے؟**

انہوں نے اپنے اعتقادات کا اظہار کر دیا جس پر علماء کی کونسل نے ان کو احمدی قرار دیکر مرتد قرار دیا اور موت کا فتویٰ دیا اس کے بعد ۱۶ اگست کو ان کو علماء کی اپیل کی عدالت کے سامنے پیش کیا گیا جس نے پھر بیان لے کر ماتحت عدالت کی تائید کی اور فیصلہ کیا کہ نعمت اللہ کو ایک بڑے ہجوم کے ساتھ **سنگسار کیا جائے**

۳۱ اگست کو پولیس نے ان کو ساتھ لیکر کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا اور وہ ساتھ ساتھ اعلان کرتے جاتے کہ اس شخص کو ارتداد کے جرم میں سنگسار کیا جائے گا لوگوں کو چاہیے کہ وہاں چلیں اور اس نیک کام میں شریک ہوں اسیدن شام کے وقت کابل کی چھاؤنی کے میدان میں ان کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پہلا پتھر کابل کے سب سے بڑے عالم نے مارا اس کے بعد چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گئے۔ ان کی لاش اب تک پتھروں کے ڈھیر کے نیچے پڑی ہوئی ہے اور اسپر پہرا لگا ہوا ہے اس کے بوڑھے باپ نے جو احمدی نہیں ہے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ وہ اس کی لاش کو دیدیں تاکہ وہ اسکو دفن کر دیں مگر گورنمنٹ نے اس کی لاش کو دفن کرنے سے او ردینے سے انکار کر دیا ہے۔

کابل گورنمنٹ نے مولوی نعمت اللہ کو بار بار سنگسار کرنے سے پہلے احمدیت کے چھوڑ دینے کی صورت میں آزادی انعام پیش کیا مگر مولوی نعمت اللہ شہید نے ہر دفعہ سے رد کر دیا اور ضمیر کی آزادی کو جسم کی آزادی پر ترجیح دی جب ان کو سنگسار کرنے کے لئے گاڑا گیا تب پھر آخری دفعہ ان کو ارتداد کے لئے کہا گیا مگر انہوں نے جواب دیا کہ

جس چیز کو میں نے حق جانتا ہوں اسکو زندگی کی خاطر چھوڑ نہیں سکتا

جس وقت ان کو گلیوں میں پھرایا جا رہا تھا اور ان کی سنگساری کا اعلان کیا جا رہا ہے اس وقت کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بجائے گھبرانے کے مسکرا رہے تھے گویا کہ۔ **ان کی موت کا فتویٰ نہیں بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی تھی**

جب ان کو میدان میں سنگسار کرنے کے لئے لے گئے تو انہوں نے اس وقت ایک خواہش کی جسے افغان حکام نے منظور کر لیا۔

اور ہم اس کے لئے ان کے ممنون ہیں

وہ خواہش یہ تھی کہ وہ اپنی ماں کو دیکھ لیں یا اپنے بوڑھے باپ سے ایک دفعہ مل لیں بلکہ یہ خواہش تھی کہ اس دنیا کی زندگی کے ختم ہونے سے پہلے ان کو ایک دفعہ اپنے رب کی عبادت کرنے کا پہلا موقعہ دیا جائے حکام کی اجازت ملنے پر انہوں نے اپنے رب کی عبادت کی اور اس کے بعد کہا کہ

اب میں تیار ہوں جو چاہو کرو

کابل کا نیم سرکاری اخبار جس سے شہادت کے اکثر واقعات کا حصہ لیا گیا تھا اپنی ۶ ستمبر کی اشاعت میں لکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ مولوی نعمت اللہ بڑے زور سے پختگی پر مصر رہے اور جس وقت تک اس کا دم نہیں نکل گیا۔ سنگساری کے وقت بھی وہ اپنے ایمان کو بآواز بلند پکارتا رہا۔ ایک چھوٹا سا زخم انسان کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ لیکن اس شخص کا خیال گر وجہ پر چاروں طرف سے پتھر پڑ رہے تھے مگر اسے صرف ایک ہی دھن تھی کہ جس امر کو وہ صحیح یقین کرتا تھا وہ اسے مرنے سے پہلے پھر ایک بار اپنے برادران وطن کے کانوں تک پہنچا دے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس پشاور کا ۲ ستمبر کا تار جو ہندوستان کے سب اخبارات میں چھپا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ سنگساری سے پہلے مولوی نعمت اللہ شہید کو قید خانہ میں بھی کئی قسم کے عذاب دیے گئے تھے۔ ہندوستان کے سب کے وسیع ایںگلو انڈین روزانہ پائونیر میں لکھا ہے یہ معاملہ معمولی نہیں بلکہ نہایت اہم ہے وہ اپنے تازہ اشو میں یہ بھی لکھتا ہے۔

امیر نے نعمت اللہ خاں کو صرف ... کے خوش کرنے کے لئے قتل کیا ہے۔ کابل کی آمدہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ کابل نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ بھی احمدیوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرے گی اور وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے یہاں کا قانون مرتد سے ایسا ہی سلوک کا مطالبہ کرتا ہے مگر گورنمنٹ کی اپنی چٹھیاں اس امر کی تردید کرتی ہیں یہ تمام واقعات مجھے قادیان سے میرے نائب نے بذریعہ تار مختلف تاریخوں پر بھیجے ہیں اور ان کے معلومات کا ذریعہ کابل اخبارات ہیں جن میں سے اکثر واقعات لئے گئے ہیں بہت کم باتیں ڈاکٹر فضل کریم کے ذریعے معلوم ہوئی ہیں جو کابل میں برٹش ایگشن کے ڈاکٹر ہیں لیکن اس واقعہ کے بعد وہ ہندوستان چلے آئے ہیں۔

اے بہنو! اور بھائیو! گو یہ واقعہ اپنی ذات میں بھی نہایت افسوسناک ہے مگر یہ واقعہ منفرد نہیں ہے یہ تیسرا واقعہ ہے جو گورنمنٹ نے صرف مذہبی اختلاف کی بنا پر کیا ہے۔ سب سے پہلے مولوی عبدالرحمن صاحب کو امیر عبدالرحمن خاں نے احمدیت کی بنا پر گلا گھونٹ کر مروا دیا پھر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو جو خوست کے ایک بڑے رئیس تھے اور تیس ہزار آدمی ان کے مرید تھے اور علم میں ان کا ایسا پایہ تھا۔ کہ امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی کے موقعہ پر انہوں نے ہی اس کے سر پر تاج رکھا تھا امیر حبیب اللہ خاں نے سنگسار کرا دیا۔

اور باوجود اس عزت کے جو ان کو حاصل تھی انکو پہلے چار ماہ تک قید رکھا اور زمانہ قید میں طرح طرح کے دکھ دے کر لیکن جب انہوں نے اپنے عقائد کو ترک نہ کیا تو ان پر سنگساری کا فتویٰ دیا۔

اور حکم دیا کہ ان کی ناک چھید کر کے اس میں رسی ڈال کر اور پھر اس سے گھسیٹ کر ان کو سنگساری کی جگہ تک لے جایا جائے۔ مسٹر مارٹن اپنی کتاب امیر کے صفحہ پر ان کی شہادت کا واقعہ لکھتے ہوئے اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ اس کا قتل کا اصل سبب احمدیہ جماعت کی وہ تعلیم ہے

کہ دین کی خاطر جہاد جائز نہیں ہے۔

امیر ڈرتا تھا کہ اگر یہ تعلیم پھیلی تو ہمارے ہاتھ سے وہ ہتھیار نکل جائے گا۔ جو ہم ہمیشہ ہمسایہ قوم کے خلاف استعمال کیا کرتے ہیں ایک بے تعلق آدمی کی یہ شہادت ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے آدمی محض مذہب کی وجہ سے نہیں مارے جاتے۔ بلکہ وہ اس لئے بھی قتل کئے جاتے ہیں کہ کیوں وہ اس امر کی تعلیم دیتے ہیں کہ مذہبی اختلاف میں کسی سے ہندوؤں سکھیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو مارنا یا ان کے خلاف لڑنا درست نہیں پس وہ اپنی خاطر جان نہیں دیتے۔

وہ تمام بنی نوع انسان کی خاطر جان دیتے ہیں۔

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ افغان گورنمنٹ کے بعض سفیر اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس قتل کو پولیٹیکل رنگ دیں مگر ان واقعات کو کہاں چھپا سکتے ہیں کہ اس قتل سے پہلے وہ دو ہمارے آدمی محض اس وجہ کہ مذہبی اختلاف کی وجہ سے قتل کر چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مسٹر ہارٹن ایک غیر جانبدار کی شہادت موجود ہے پھر اس واقع کو وہ کہاں چھپا سکتے ہیں کہ کابل کے بازاروں میں اسی امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ مولوی نعمت اللہ کو ارتداد کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا اور آخر میں کابل کے نیم سرکاری اخبار حقیقت کو وہ کہاں لیجائیں گے جس نے اس واقعہ کی پوری کارروائی چھاپدی ہے اور تسلیم کیا ہے کہ شہید مرحوم کے سنگسار کئے جانے کا باعث اس کا مذہب تھا اور پھر وہ اس تمام خط وکتابت کو کہاں چھپا دیں گے جو کابل گورنمنٹ اور سفارت برطانیہ میں ہوتی رہی جس میں کابل گورنمنٹ نے زور دیا ہے کہ ڈاکٹر فضل کریم کو لیگیشن سے واپس کر لیا جائے کیونکہ وہ احمدی ہے یہ تمام واقعات بتا رہے ہیں کہ افغان گورنمنٹ مذہبی طور پر احمدیوں سے عداوت رکھتی ہے یا ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ اس کو عداوت ہے اور یہ کہ مولوی نعمت اللہ کے قتل کی وجہ احمدیت تھی۔

شہادت کے واقعات کے متعلق میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتا مگر میں مضمون ختم کرنے سے پہلے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں باوجود اس بڑے ظلم کے میں اپنے دل میں افغان گورنمنٹ اور اس کے حکام کے خلاف جذبات نفرت نہیں پاتا ان کے فعل کو نہایت برا سمجھتا ہوں مگر میں اس سے ہمدردی رکھتا ہوں اور وہ میری ہمدردی کی محتاج ہے۔ اگر کوئی شخص یا اشخاص اخلاقی طور پر اس حد تک گر جائیں کہ ان کے دل میں رحم اور شفقت کے طبعی جذبات بھی باقی نہ رہیں تو وہ یقیناً ان لوگوں سے جو صرف جسمانی دکھوں میں مبتلا ہیں ہماری ہمدردی کے زیادہ محتاج ہیں۔

میں نے آج تک کسی سے عداوت نہیں کی اور میں اپنے دل کو اس واقعہ کی وجہ سے خراب نہیں چاہتا۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے بچے متبع بھی اسی طریق کو اختیار کریں گے میں کسی ایسی میٹنگ میں شامل نہ ہوتا جو اظہار غیظ و غضب کی خاطر منعقد کی گئی تاہم میں میں جانتا ہوں کہ ظلم نہ ظلم سے مٹتے ہیں اور نہ عداوت سے۔ پس میں نہ ظلم کا مشورہ دوں گا نہ عداوت کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ دوں گا اور میں صفائی سے کہتا ہوں کہ میری اغراض اس میٹنگ میں شمولیت سے یہ نہیں

۱۔ اس امر کا اظہار کہ امیر کے اس فعل کو اسلام کی طرف منسوب کرنا نہیں چاہئے یہ فعل اسلام کے بالکل برخلاف ہے اسلام کامل مذہبی آزادی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ حق اور باطل ظاہر ہے امور نہیں پس کسی پر زبردستی کرنے کی وجہ نہیں ہر شخص کے لئے اس کا دین و دنیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جو لوگ مرتد ہوئے ان کو کسی نے قتل نہیں کیا صرف اس وقت تک ان سے جنگ کی گئی جب تک کہ انہوں نے حکومت سے جاری رکھی۔ پس کسی شخص کو حق نہیں کہ وہ فعل کو اسلام کی منسوب کرے ایسے افعال ہر مذہب کے لوگوں سے سرزد ہوتے رہتے ہیں۔

۲۔ اس امر کا اظہار کہ ہم لوگ امیر کے اس فعل کو درست نہیں سمجھتے اور اس اظہار کی یہ غرض ہے کہ جب کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے فعل کو دنیا عام طور پر نفرت سے دیکھے گی تو اس کی آئندہ اصلاح ہو جاتی ہے۔ میں بلا جذبات عداوت کے اس کا اظہار کے جن کو میں اپنے دل میں نہیں پاتا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کابل گورنمنٹ کا یہ قتل اصول اخلاق و مذہب کے خلاف تھا۔ اور ایسے افعال کو ہم لوگ ناپسندیدہ سمجھتے ہیں یہ افعال ہمیں اپنے کام سے پیچھے نہیں ہٹا سکتے نہ پہلے شہیدوں کی موت سے ہم ڈرے ہیں اور نہ واقعہ ہمارے قدم کو پیچھے ہٹا سکتا ہے چنانچہ اس دل ہلا دینے والے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مجھے بائیس آدمیوں کی طرف سے درخواست ملی ہے کہ وہ افغانستان کی طرف مولوی نعمت اللہ خاں کے کام کو جاری رکھنے کے لئے جانے کو تیار ہیں اور ایک درخواست یہاں انگلستان میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بار ایٹ لا ایڈیٹر ایڈین کیسز نے اس مضمون کی دی ہے پس جو غرض ان قتلوں سے ہے وہ ہرگز پوری نہ ہو گی ہم آٹھ لاکھ آدمیوں میں سے ہر ایک خواہ عورت ہو یا مرد یا بچہ اس راستہ پر چلنے کو تیار ہیں جس پر مولوی نعمت اللہ مرحوم نے سفر کیا ہے۔

اب میں اس امید پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ مذہبی آزادی کے دلدادہ اس موقعہ پر کم سے کم وہ خدمت کر کے جو آزادی کی راہ میں کر سکتے ہیں اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے یعنی اس فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کریں گے۔ قومیں الگ ہوں حکومتیں الگ ہوں مگر ہم سب انسان ہیں ہماری انسانیت کو کوئی نہیں مار سکتا۔ ہماری ضمیر کی آزادی کو کوئی نہیں روک سکتا پس کیا انسانیت اس وقت ظلم پر اپنی فوقیت کو بالا ثابت کر کے نہیں دکھائے گی؟

سخت ضرورت ہے

مجھکو مندرجہ ذیل کتب کی تبلیغ اسلام کے لئے سخت ضرورت ہے ان احباب کی توجہ کو اس اعلان کے ذریعہ پھیرتا ہوں جو کہ اسلام کی اشاعت کی تڑپ دل میں رکھتے ہیں۔ کہ ایک ایک نسخہ ان کتابوں کا مجھکو بذریعہ ڈاکخانہ رجسٹرڈ پیکٹ ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں

ستیارتھ پرکاش	ایک عدد
ویدک دھرم	ایک عدد
ست بچن	”
آریہ دھرم	”
سوانح عمری بابا نانک صاحب	”

نیز آریہ سماج اور سکھ دھرم کے متعلق جو لٹریچر ہمارے واجب الاحترام بزرگوں نے شایع کیا ہے اس کی ایک ایک کاپی

مجھکو یقین ہے کہ میری اس درخواست پر فوری توجہ فرمائی جائے گی۔

ان کتب کی بعض ہندوستانی دوستوں میں تبلیغ کے لئے ضرورت ہے

شیخ محمود احمد احمدیہ مشنری مصر

تھیٹر اور مصری حکومت

اس سال مصری حکومت نے تھیٹر کو اعلیٰ درجہ پر پہنچانے اور اس کی کمال کے لئے دو ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرنا منظور کیا ہے۔

ایک مصری ایکٹر جو کہ مسلمان ہیں اور بے ہیں ایک اخبار میں شایع کراتے ہیں کہ مصر کی ترقی نہیں ہو سکتی جبتک مصری عورتیں تھیٹر کی اسٹیج کی طرف نہیں آئیں یہ فنون جمیلہ میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حالت پر رحم فرمائے

رنڈیوں کے علاج کے لئے ایک اسلامی حکومت کا خرچ

مصر سالانہ رنڈیوں کے علاج اور ان کے شفاخانوں پر پانچ ہزار پونڈ خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کریں

مصر میں ایک نئے اخبار کا اجراء

المراة الجدید

یہ اخبار عورتوں کی وکالت کرے گا اور اسکی اغراض میں سے یہ بھی ہو گا۔ کہ وہ پوری شجاعت سے مسلمانوں عورتوں آزاد کرائے گا۔

کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے کہ مسلمان عورت ذلیل اور مظلوم ہے۔

وہ کہتا ہے کہ عورت پر واجب ہے کہ مرد کے پہلو بہ پہلو چلے مشرق میں جیسے مغرب میں چلتی ہے۔

مساوی طور پر ایک دوسرے کے معاون ہوں ہر ایک اپنا اپنا واجب ادا کرے۔ اور وہ عورت کو جہالت سے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ پردے سے آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وہ خیالات جو اس وقت مصری قوم کے نوجوان طبقہ میں پیدا ہو رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر پیغام کی لفظ مکفر و مکذب متردد کی غلط تشریح

اور اس کا صحیح مفہوم

اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۴ پر چند سوالات کے جوابات شایع ہوئے ہیں مجیب امیر پیغام یعنی مولانا محمد علی صاحب ہیں - مولانا نے سائل کے پہلے سوال کا جواب جس عدم توجہی اور قلت تدبر و تفکر سے غیر مدلل اور بےبس سا دیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بغور مطالعہ نہیں کیا - جب امیر کا یہ حال ہے تو بیچارے متبعین کا کیا حال ہوگا - سے

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ٭ کار طفلاں تمام خواہد شد

ناظرین کی سہولیت کے لئے میں پہلے سائل کے سوال کو خلاصۃً درج کرتا ہوں -

سوال - حضرت مسیح موعود نے یہ کہیں لکھا ہے - کہ مجھے خدا تعالیٰ خبر دی ہے - کہ احمدی کا کسی غیر احمدی کی امامت میں جو مکفر ہو مکذب یا متردد نماز پڑھنا حرام اور قطعی حرام ہے اب سوال یہ ہے کہ جب مسیح موعود نے براہ راست نبی ہیں اور نہ بالواسطہ نہ حقیقی نبی ہیں - نہ صاحب شریعت تو پھر اس قسم کی تبدیلی عقاید میں کہ ایک مسلمان (خواہ وہ احمدی نہ ہو) کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا گیا کہاں تک درست ہو سکتا ہے -

مولانا کے جواب کا خلاصہ یہ ہے - کہ حضرت مسیح موعود کی عبارت میں ہر ایک غیر احمدی مراد نہیں بلکہ خاص لوگ مراد ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں -

"میاں صاحب کے مریدین کا خیال ہے - کہ یہ حکم اس لئے دیا کہ آپ اپنے منکروں کو بروئے قرآن و حدیث کافر سمجھتے تھے - مگر یہ خیال دو وجہ سے غلط ہے - اول اس لئے کہ یہاں منکروں کا ذکر نہیں - مکفروں اور مکذبوں کا ذکر ہے - یا تکفیر و تکذیب میں متردد وں کا - دوم یہ تحریر جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے - اربعین ایک رسالہ ہی ہے جو ۱۸۹۹ء میں شایع ہوا - اور اس کے بعد آپ نے تریاق القلوب لکھی - جس میں صاف یہ لکھا - کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا -

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے -

(۱) منکر اور مکذب و مکفر ایک نہیں ہیں

(۲) متردد سے مراد یہ ہے کہ کبھی تو وہ آپ کی تکفیر و تکذیب کرتا ہے اور کبھی نہیں - یعنی کبھی تو وہ آپ کو کافر اور مفتری کہتا ہے اور کبھی محض انکار کرتا ہے -

(۳) رسالہ اربعین ۱۸۹۹ء میں شایع ہوا -

(۴) تریاق القلوب اربعین کے شایع ہونے کے بعد لکھی گئی

اب مولانا کو چاہئے کہ وہ اپنے جواب کی کمزوری کو بغور ملاحظہ فرمائیں -

۱ے منکر اور مکفر اور مکذب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اگر باور نہ ہو تو جناب اپنی الماری سے کتاب حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۶۳ نکال کر سوال نمبر ۴ جو تریاق القلوب والے جواب کے حوالہ سے ہے - اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر پڑھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں -

"یہ عجیب بات ہے - کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہیں - کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے - مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے - جیسا کہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افترا کرنے والا - دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک افترا کیا ہے - اس صورت میں میں نہ کافر بلکہ بڑا کافر ہوں - اور اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر ہی پڑے گا - جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے - علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا - وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا - کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے"

اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

(۱) مکفر یعنی آپ کو کافر کہنے والا اور آپ کا منکر یعنی ماننے سے انکار کرنے والا ایک قسم کے انسان ہیں -

(۲) اور آپ کو نہ ماننے والا اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ آپ کو مفتری قرار دیتا ہے -

(۳) مکذب سے بھی آپ کو مفتری قرار دینے والا مراد ہے جیسا کہ فقرہ "جب کہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا کے اوپر افترا کیا ہے" سے ظاہر ہے - اور خود مولوی صاحب نے بھی اس سے یہی مراد لی ہے -

ان ہر سہ امور سے معلوم ہو گیا - کہ منکر اور مکذب اور مکفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں - کیونکہ جو آپ کو نہیں مانتا وہ آپ کو مفتری قرار دیتا ہے - اور مفتری سب کافروں سے بڑا کافر ہے لہٰذا وہ آپ کا مکفر ہے اور مکذب ہے کیونکہ وہ مفتری کہتا ہے

۲ے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہو گیا - کہ متردد سے مراد ایسا شخص ہے - کہ جو آپ کے دعوے کی تصدیق کرنے اور آپ پر ایمان لانے یا نہ لانے میں متردد ہے - منکرین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کہ مولانا نے سمجھا ہے مکفر و مکذب اور متردد کے الفاظ سے باہر نہیں بلکہ شامل ہیں -

۳ے معلوم ہوتا ہے مولانا نے اربعین کو بغور مطالعہ کرنے کی کوشش نہیں فرمائی - اگر فرمائی ہوتی تو اتنی بڑی فاش غلطی کے مرتکب نہ ہوتے - متنازعہ فیہ عبارت اربعین ۳ میں ہے اور ضمیمہ اربعین نمبر ۲ کے آخر میں ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء اور ضمیمہ نمبر ۳ - ۴ کے آخر میں ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء تاریخیں لکھی ہوئی موجود ہیں - پھر نہ معلوم کہ آپ نے کس بنا پر ۱۸۹۹ء تاریخ اشاعت لکھدی -

۴ے - آپ فرماتے ہیں - کہ رسالہ اربعین نمبر ۳ کی اشاعت کے بعد تریاق القلوب لکھی گئی - سبحان اللہ کیا تاریخ دانی ہے - کیا واقفیت ہے - کس تدبر اور تفکر سے مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا ہے - مولانا ذرا اربعین نمبر ۲ ایڈیشن دوم کے صفحہ ۳۵ کا حاشیہ تو ذرا ملاحظہ فرمائیں جس میں لکھا ہے -

"خدا تعالیٰ نے میری تائید میں سو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں - چنانچہ چار لڑکے چار پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے - جن کا مفصل ذکر تریاق القلوب میں ہے .... غرض یہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی - اور ہزارہا انسان ان کے گواہ ہیں - اور یہ تمام پیشگوئیاں رسالہ تریاق القلوب میں مندرج ہیں"

مولانا! اس حوالہ کو پڑھکر فرمائیں - کہ تریاق القلوب رسالہ اربعین کے شایع ہونیکے بعد لکھی گئی ہے یا پہلے -

مگر تعصب بری بلا ہے - اگر آپ ہماری بات کو اب بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہوں تو سوامی دیانند جی کے ہی کہنے سے مان لیجئے - وہ لکھتے ہیں -

"رو ایات جس کے متعلق لکھی جاتی ہیں - وہ اس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں - اس لئے وہ کتاب بھی گویا اس کی پیدائش کے بعد بنتی ہے" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳

پس جبکہ اربعین نمبر ۲ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب کا حوالہ دیتے ہیں - تو ظاہر ہے کہ وہ اس سے پہلے کی لکھی ہوئی ہے -

اصل سوال کا جواب

اصل سوال کے جواب میں دو صورتیں بنا کر لکھتے ہیں

"پس صورت اول قایم ہو گئی - کہ آپ نے قران اور حدیث سے اجتہاد کر کے اس اجتہاد کے ماتحت یہ حکم دیا ہے - یہ بھی علیحدہ سوال ہے - کہ وہ اجتہاد صحیح ہو یا غلط - (میں اسے صحیح ہی مانتا ہوں) لیکن اجتہاد کے ماتحت اگر یہ حکم دیا ہے تو پھر آپ نے مجدد یا مجتہد کے منصب سے آگے قدم نہیں رکھا اور وہی کام کیا جو ایک مجتہد کر سکتا ہے"

اس جواب سے بھی ظاہر ہے کہ مولانا نے اربعین کی اصل عبارت بغور نہیں ملاحظہ کی - اگر کرتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ آپ نے اس بارے میں اپنے الہام کو پیش کیا ہے - اور پھر اس کی تائید کے لئے حدیث پیش کی ہے - چنانچہ وہ عبارت حسب ذیل ہے -

"اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے - کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں - کہ میری جماعت میں سے ان کے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھے - کیا زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے - پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے - تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے - کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو - اسی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو کی طرف اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل ضبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ " اربعین نمبر ۳ ایڈیشن دوم)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احمدی امام کے سوا کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل فقرات سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) کیا زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس فقرے سے ظاہر ہے کہ زندہ وہی ہے جو احمدی ہو گیا ہے۔

(۲) چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(۳) تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

مولانا تیسرے فقرے نے تو فیصلہ ہی کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں میں سے کوئی بھی امام نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ احمدیوں کے سوا جو بھی کوئی ہوگا۔ بہرحال کسی دوسرے فرقے سے تعلق رکھے گا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ ان تمام فرقوں کو بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اے امیر پیغام! اور اس کے پیچھے چلنے والوں خدا کا الزام اپنے سر پر نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال حبط ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو قبول کر لو۔ کیونکہ آپ اسی حاشیہ میں "اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو" کے آگے فرماتے ہیں۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے اور ہر ایک حال میں تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے نہیں قبول کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اسکی عزت نہیں۔

شمس (مولوی فاضل)

دیار پر سرسری نظر

پیوستہ بگذشتہ

روس بولشویک ازم اپنے مشن کی نئی اسکیمیں سوچ رہا ہے۔ مصر میں بھی انہوں نے بہت سا لٹریچر تقسیم کیا ہے۔

مگر خود ان کے اندر فساد پیدا ہو رہا ہے اور بالشویک کے ازم کے دشمن روس میں پیدا ہو رہے ہیں اور اس طرح سے کٹ کر مرجانا چاہتا ہے۔

اٹلی میں میوسیو ماتیوتی مارا گیا۔ اس کے دوستوں نے فاشیسٹ خرلٹ کا ایک لیڈر میوسیو کازاینی کو قتل کر دیا اس سے ان کے اندر بہت رنجش پیدا ہو رہی ہے۔

امریکہ امریکہ لاکھوں آدمی سیاحت کے واسطے روانہ کرتا ہے اس سال نو ہزار سیاح مصر میں آئے گا۔ جس میں ایک امریکہ کا نو سالہ ایکٹر جاکی کوجان بھی آوے گا جو اس وقت لنڈن میں ہے اس کی سالانہ آمدنی ہزاروں پونڈ کی ہے۔

امریکہ والوں نے اس کے ساتھ ستر ہزار پونڈ کا مال شرق اردن میں غربا کو تقسیم کرنے کے لئے دیا ہے جو وہ خود تقسیم کرے۔

یہ لڑکا لنڈن کے سافوائی ہوٹل میں ٹھیرا ہوا ہے جہاں اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے ۱۲ کمرے ریزرو ہیں۔

مصر اس کی عزت افزائی کی مناسب کوشش کرے گا۔

قادیان ساری دنیا میں نور اور ہدایت تقسیم کرنے کے لئے بیقرار ہے اپنی جان مال وقت صرف کر دیئے۔ اور اس کی پہلی آخری خواہش دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور مجور دنیا کو خدا سے واصل ہو۔

شیخ محمود احمد از مصر

مصر کے احمدیوں کے متعلق ایک ضروری اعلان

میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ مصر کے احمدی احباب کے متعلق اس قدر اعلان کر دوں کہ مصر میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت پر ایمان رکھنے والے۔

تیس آدمی ہیں جن میں سے بعض تو اسکندریہ اور قاہرے اور اس کے اطراف میں ہیں۔

حضرت اقدس کی آمد چونکہ نہایت تنگ وقت میں ہوئی اس واسطے وہ سب حاضر نہیں ہو سکے۔ کسی دوسرے موقع پر مفصل فہرست شایع کیجائے گی۔

خدا کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ حضرت کا استقبال واپسی پر پورٹ سعید پر کرنے کے لئے احمدیان مصر مستعد ہوں گے۔

حضرت کی آمد پر مصری احباب کی آمد

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح صرف دو دن مصر میں رہے اس لئے بہت سے احباب سے ملاقات نہ ہو سکی۔

حضور کے تشریف لیجانے بعد بہت سے احباب ذی نفوس حضور سے ملنے کے لئے دو تین دن تک آتے رہے۔

جنمیں سے ایک صاحب طلعت بے قابل ذکر ہیں جو بہت سی املاک کے مالک ہیں۔

اور وہ میرے نام ایک کارڈ چھوڑ گئے جس میں اپنے حضرت سے نہ ملنے کا افسوس تھا۔ اور حضور کی مصر میں تشریف آوری کا شکریہ تھا۔ اگر حضور کا زیادہ قیام ہوتا تو یقین تھا کہ یہ سلسلہ بہت وسیع ہو جاتا۔

شیخ محمود احمد

محسن کش خواجہ اسکرایوطی

سلسلہ احمدیہ کے اہل قلم حضرات کی فوری توجہ کی ضرورت

ہمارے سلسلہ حقہ کا غدار کمال الدین لاہوری وکیل دن بدن اپنے خبث اور شرارت میں پڑھتا چلا جاتا ہے وہ سلسلہ کی کامیابی کو آتش رشک وحسد میں جل رہا ہے اور اس کو کسی پہلو قرار نہیں آتا چنانچہ اس نے ایک نہایت ناپاک اعلان جو اس کے خبث باطن پر کرتا ہے۔ مصری اخبارات میں شایع کرایا ہے۔ جسکو میں ناظرین کی واقفیت کے لئے حرفیہ درج کرتا ہوا یہ درخواست کرتا ہوں کہ سلسلہ کے اہل قلم حضرات خواجہ کی حرکات اور مذہبی تقلبات سے واقف لوگ فوری طور پر اس امر کی طرف توجہ کریں کہ اس کے اور اعتقادات کو شایع کیا جائے۔ میرے پاس چونکہ کتب اور مواد نہیں ہے میں خواجہ کی پوری حالت نہیں لکھ سکتا۔ ضرورت ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں اس نے جو کام کئے ہیں اور جو کتابیں لکھی ہیں۔ لیکچر دیے ہیں ان سب کے حوالوں سمیت ذکر کیا جائے اور میرا خیال ہے کہ کوشش کی جائے کہ ان حالات کو مصر کے اخبارات میں شایع کر کے اس کی غداری کو واضح کیا جاوے۔ اور ایک پمفلٹ کی شکل میں تمام تعلیم یافتہ طبقہ تک اس کو پہنچایا جاوے۔

اور ضرورت ہے اس امر کی کہ زندہ جماعت اسی طرح سے اس کے اس اعلان سے نفرت کا اظہار کرے جسطرح محمد علی اینڈ کو کی ناپاک حرکات پر کیا ہے اور سلسلہ کے اخبارات الفضل۔ فاروق۔ نور سے درخواست ہے کہ وہ میرے اس نوٹ کو اپنے اپنے اخبارات میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شایع کرکے شکریہ کا موقع دیں۔ میں خواجہ کے ان ناپاک کلمات پر احمدیان مصر کی طرف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں اور اس کو خواجہ کی محسن کشی نمک حرامی۔ اور نہایت درجہ کی کمینگی تصور کرتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑی جماعت کے امام اور پھر سیدنا مسیح موعود کی نسبت ایسے ناپاک لفظ استعمال کرتا ہے۔

ترجمہ از اخبار الاہرام مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۴ء

مسیح الہند کے متعلق

مجھکو معلوم ہوا ہے کہ بشیر الدین محمود احمد نے بعض اخبارات نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ایک ہوں جو اس کی بناوٹی نبوت اور اس کے مجنونانہ اور فاسد دعوے پر ایمان رکھتے ہیں۔

نوٹ۔ یہ امر واضح ہے کہ ہمارے امام نے کبھی نبوت کا دعوی نہیں کیا پس اس کی مراد حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں اگرچہ اس نے جو ضمائر استعمال کی ہیں ان کا مرجع امیر المومنین ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ پاگل اور جھوٹا نبی چاہتا ہے۔ کہ وہ میرے نام کو سادہ لوح مسلمان کا شکار کا ذریعہ بنائے۔

میں اس شخص کے شریرانہ اعمال سے اپنی برات کا اظہار کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے حضور میں خدا کو اور اس کے رسول کو سب مسلمانوں کو گواہ ٹھیراتا ہوں کہ میں نے اس کے اور ان چند آدمیوں کے کفر کا فتوے دے چکا ہوں جو اسکی طرف منسوب ہے

اور میں نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اسلام پر خفیف حملہ کر رہے ہیں۔ جبکہ ہمارے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں۔ اور وہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی بار مسلمانوں کو ان سے ڈرایا اور آگاہ کیا ہے۔ اور ایک مضمون اپنے رسالہ میں جو گذشتہ دسمبر میں شایع ہوا ہے طور پر شایع کرا چکا ہوں۔ جس پر اور سب مسلمان آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور میں ہمیشہ لوگوں کو اس سے تنبیہہ کرتا رہوں گا۔ اور اب بھی اس کے مکروں کے وردوں سے تنبیہہ کرتا ہوں۔ یا اس کی طرف اس کی ہوشیاری کو پھیرتا ہوں۔

خواجہ کمال الدین

اے زندہ جماعت یہ اس شخص کا کلام ہے۔ ہمارے امام عالی کے حق میں۔ جواب اپنی ناپاکی اور بدباطنی کے سبب سے اسقدر ترقی کر گیا ہے کہ اس کے نزدیک شرم وحیا اب کمیل ہو گیا ہے۔ کیا لاہور کا ایک بے شرم ہم کو بتلا سکتا ہے کہ ہمارے امام نے کبھی اپنی نبوت کا دعوی کیا ہے۔ کیا خواجہ کے دل میں اب خدا کا خوف بالکل نہ رہا ہے۔

کیا خواجہ سمجھتا ہے کہ ہماری جماعت یا ہمارا امام اس کی کوئی حقیقت اور اہمیت خیال کرتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ہم تو متفقہ طور پر اس کو انسانی قالب میں ایک شیطان خیال کرتے ہیں جس کی زندگی ابتدا سے لیکر جھوٹ میں بسر ہوئی۔ وہ کس دن حق وحمایت کے لئے کھڑا ہوا۔

وہ بزدل انسان جو اس خوف سے کہ اس کو کیا کہیں گے وہ ہر مجلس میں ان کے مطابق باتیں بناتا ہے۔ وہ ناپاک انسان جس کی نسبت مسیح موعود نے کئی بار اپنی رویائے صادقہ میں دیکھا وہ کیا ہماری زندہ جماعت کی نظر میں کوئی حقیقت رکھتا ہے۔

ہماری پاک جماعت کا چھوٹا سے چھوٹا آدمی اور معمولی سے معمولی انسان خواجہ سے لاکھ کروڑ درجہ زیادہ بہتر اور متقی اور پرہیزگار ہے۔ اور اس سے زیادہ اسلام کا خدمتگذار ہے۔

ہم اس سے زیادہ اس کو کچھ نہیں جانتے کہ وہ اس زمانہ کا اسکر یوطی ہے۔ جس نے سیدنا مسیح موعود کو چند پیسوں کی عوض فروخت کیا۔

وہ وہ خواجہ ہے جس نے مسیح موعود کی رویا میں پاگلوں طرح مسیح موعود پر حملہ کیا۔

اور بے شک یہ وہی قوم ہے جسکی نسبت مسیح موعود کا الہام ہے۔ لاہور میں ایک بے شرم کاش وہ شرم کرتا اور ڈوب مرجاتا۔ کاش وہ دنیا کو دھوکہ نہ دیتا۔

اس نے مصر کے اخبارات میں یہ اعلان شایع کرایا ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس سے احمدیان مصر پر کسی قسم کا اثر ڈال سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

میں اس کو اور اس کے ساتھیوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت تمہاری مکروں سے ناواقف نہیں اور کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ مصر کے اندھے ہیں کہ اس حیثیت سے آگاہ نہ ہوں گے

آخیر میں میں پھر سلسلہ کے اخبارات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسپر پورا پورا نوٹس لیں

شیخ محمود احمد از مصر

کیا آپ نے توسیع الحکم میں حصہ لیا ہے؟

اگر نہیں؟ تو پھر کب؟

عبرتناک اعلان

اور

مسیح موعود کی صداقت

مصر کے اخبارات میں سلطان عبد المجید خاں خلیفہ ترکیہ کا ایک اعلان شایع ہوا ہے۔ جسکو میں الاخبار مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۴ء سے لیکر شایع کرتا ہوں۔

"قصر فروخت کے لئے"

خاص قصر جلالۃ الخلیفہ خلیفہ کا جو کہ ایشیائی کنارے پر بوسفورس اعلیٰ درجہ کا منظر والا ہے۔ اس کے ساتھ ایک باغیچہ ہے جس کی ساحت بیس ایکڑ ہے اس میں بہت سے درخت نادر المثال ہیں۔ اور اس میں انگور اور دوسرے پھل دار درخت بھی ہیں۔ اور بہت سے باغوں کی نمائش کے درخت ہیں۔

اور ان کے درمیان بہت خوبصورت قصر عربی طرز کا ہے جس میں بیس کمرے استقبال اور جلسوں کے لئے ہیں۔

بہت سی قیمتی اشیاء بھی ہیں۔ بہت سے حصے مالکوں اور دوسرے نوکروں کے لئے مختص ہیں جن میں سب قسم کے لوازمات موجود ہیں۔ اور اس کا فرنیچر وغیرہ بہت اعلیٰ درجہ کا فیشن ایبل ہے۔ اور بہت سے تحفے اور لائبریری ہے۔

اس کی خریداری کے لئے درخواست جلالت الخلیفہ کے سکرٹری کے نام ہونی چاہئے"

یہ عبرتناک اعلان خلیفہ عبد المجید کی طرف سے ہوا ہے۔ ہم کو اس کے ساتھ ہمدردی ہے کہ وہ اس وقت کے مسلمانوں کی بدکرداری کا نشانہ ہوا۔

افسوس ان سنگدل اور بے رحم مسلمانوں پر جو خلیفہ خلیفہ کرتے ہوئے سانس نہیں لیتے تھے۔ اور آج وہ اس طرح سے کانوں میں تیل ڈالے ہوئے ہیں کہ ان کو کوئی خبر ہی نہیں۔ یہ حالت ہے اس قوم کی جس نے خدا کے نبی کو اس زمانہ میں رد کیا۔

اس سے اس قوم کی گری ہوئی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ان کا روحانی پیشوا اس حالت کو پہنچ چکا ہے اور ان کو اس سے ذرہ بھر بھی ہمدردی نہیں۔

مگر ضروری تھا کہ یہ ایسا ہوتا کیونکہ خدا نے اپنی نبی کی صداقت کے لئے اس کا فیصلہ پہلے کیا تھا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ

چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر میں خادم قدیم اور مشورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں الحکم اور تایب کا کیا انتظام ہوگا اس کے متعلق میں نے جانے سے پہلے اعلان کر دیا تھا۔ اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلائی تھی۔ الحکم قوم کی امانت ہے اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کرکے اس سفر پر جا رہا ہوں اس کی حفاظت و استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب کو قریباً مفت حاصل کر لیں گے بلکہ وہ خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دی جائینگی

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری پاروں کے لوٹ بھی ہیں جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ ہے علاوہ محصولڈاک۔

مرآۃ الجہاد جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت عہ رعایتی صرف ۱۲/

مکتوبات احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی قیمت ۸/ رعایتی صرف ۴/

خطبات کریمیہ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴/ رعایتی قیمت صرف ۲/

مالابار میں احمدیت کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف

اس کتاب کی آمدنی مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور اسے مجاہد مصری نے ہی چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت ۱۰/

برہان الحق عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے جسے حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳/ رعایتی ۱/

عینۃ القرآن

قرآن مجید کی دعائیں اور ان کا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا۔ قیمت رعایتی ۱/

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل کی قیمت سے رعایتی صہ

تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایت قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔ قیمت اصل للعہ رعایتی قیمت تین روپیہ یہ رعایت آخیر نومبر ۱۹۲۴ء تک رہے گی اس لئے بجلد درخواستیں بھیج دیں تمام درخواستیں بذریعہ وی پی کے تعمیل کی جائیں گی۔

درخواستیں بھیجئے
کا پتہ
منیجر الحکم قادیان

قومی بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

معزز احباب! کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب جو کہ تبلیغ شاہان بلاد یورپ کے لئے زر کثیر صرف کرکے تیار کی ہیں پیش کرکے امید کرتا ہے کہ قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب اپنے اس قومی بک ڈپو کی خدمت کو قبول فرمائیں گے اور ان کتابوں کے کتابوں کے منگوانے اور ان کی اشاعت میں خاص طور پر حصہ لیں گے

کتب

تحفہ کابل فارسی مجلد قسم اعلیٰ ۱۱/ ۔ قسم دوم ۲/ ۔ قسم سوم للعہ ۔ انتخاب از کلام احمد منظوم ۱۲/

مولوی محمد علی صاحب کی الیلٹ کا جواب بہ زبان انگریزی مجلد ۳/

سیرۃ مسیح موعود انگریزی مجلد عہ ۔ تعلیم المسیح انگریزی مجلد صہ ۔ احمدیت اصل اسلام بہ زبان انگریزی چمڑا ولایتی

احمدیت اصل اسلام مجلد کپڑا ۸/ ۔ سوانح عمری حضرت مسیح موعود انگریزی عہ ۔ فقہ احمدیہ بار دوم تصحیح شدہ ۸/

حقیقۃ الوحی ۳۰/ ۔ سرمہ چشم آریہ عہ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صہ

تحفہ حق ۱۲/ ۔ شہادت القرآن ۱/ ۔ انجام آتھم ۲/ ۔ نن کوآپریشن یعنی ترک موالات عہ ۔ اربعین کامل ۸/

چشمہ معرفت ۔ براہین احمدیہ ہر چہار جلد

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب قومی بک ڈپو سے طلب فرماویں

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان